Shehsawar A. Zafar 5.5.23

Islamic Studies

سوال نمبر "7" :-

1.	C	11.	B
2.	A	12.	C
3.	C	13.	A
4.	C	14.	D
5.	B	15.	C
6.	B	16.	D
7.	B	17.	D
8.	B	18.	A
9.	A	19.	C
10.	B	20.	B

سوال نمبر "1" :-

تعارف

حضرت انسان کی بعثت دنیا میں ناکامی
تھی۔ لہذا اللہ نے انسان کی بعثت کے
ساتھ ساتھ اُسے زندگی گزارنے کا ڈھنگ

Scanned with CamScanner

بھی سکھایا۔ اس واسطے اللہ نے اُن پر دین
نازل کیا اور اس کو اچھی انداز میں سمجھانے
کے واسطے آسمانی کتب اور انبیاء کرام کو دنیا
میں مبعوث فرمایا۔ یہ دین اللہ کی بہت بڑی
نعمت ہے۔ دین انسانی زندگی میں نہایت
اہمیت کا حامل ہے۔

دین کا مفہوم

"دین" عربی زبان کا لفظ ہے جس کو
مذہب، طریقے، یا اعمال کے معنوں میں لیا
جاتا ہے۔ اصطلاح میں اس کا مراد ہے
اُن خیالات، عبادات، اور حقوق کا مجموعہ جو
ایک انسان کو دنیا میں زندگی گزارنے کے لیے
درکار ہیں۔

دین اور مذہب میں فرق

"مذہب" عربی زبان کے لفظ "ذھب" سے
نکلا ہے جس کے معنی چلنے یا راستے کے ہیں۔

موضوعاتی گہرائی: مذہب عموماً عبادات و
دیگر رسومات تک محدود ہوتا ہے۔
جب کہ دین ایک مکمل ضابطہ حیات
ہے جس میں عبادات سے لے کر حقوق العباد

Scanned with CamScanner

اور زندگی کے ہر پہلو کو اجاگر کیا جاتا ہے۔

مثالیں: مذاہب کی مثال میں حنبلی، مالکی، شافعی، عیسائیت و دیگر مذاہب شامل ہیں جب کہ دین صرف اور صرف اسلام کو قرار دیا گیا ہے۔

دین کی اہمیت

دین کسی فرد اور معاشرے کیلئے بے تحاشا اہمیت کا حامل ہے جس کا احاطہ ذیل کی سطور میں کیا گیا ہے۔

تشخص

دین کسی شخص یا معاشرے کو تشخص عطا کرتا ہے۔ دین اُس شخص کے نام، بول چال، رہن سہن اور عبادات کا مظہر ہوتا ہے جب کہ یہی اس کا اپنی قوم کے ساتھ جوڑ کا ذریعہ بھی ہوتا ہے۔ کسی تہذیب کی پہچان بھی اُس کے دین سے ہوتی ہے۔

اطمینانِ قلب

شخص کو تشخص عطا ہونے کے بعد

اُس کا یقین کائنات اور اُس کے خالق پر مزید
پختہ ہو جاتا ہے۔ اُس کی یاد میں مشغول رہنے
سے اُسے تزکیۂ نفس بھی عطا ہوتا ہے۔ اسی
لیے قرآنِ مجید میں ارشاد ہوا:

الا بذکر اللہ تطمئن القلوب ۝ (القرآن)
"بے شک اللہ کے ذکر میں ہی دلوں کا سکون ہے۔"

اجتماعیت کا ذریعہ

دین کسی بھی قوم کے اجتماع کا بڑا ذریعہ
ہوتا ہے۔ آج ہم تمام اقوام و تہذیبوں کو اُن
کے دین سے پہچان کر اُن کے تمام طور اطوار
کا احاطہ باآسانی کر لیتے ہیں۔ مثلاً مغل
مسلمان تھے، اہلِ فارس آتش پرست تھے، اہلِ
یونان مختلف خداؤں کی پوجا کرتے تھے وغیرہ
لہٰذا یہ دین افراد کے اجتماع کا ذریعہ ہے۔
ارشادِ باری تعالیٰ ہے:-

"اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام
لو اور باہم تفرقے میں نہ پڑو۔" (القرآن)

برتری کا ذریعہ

قرآن میں اُن افراد و اقوام کو اعلیٰ و
برتر مانا گیا ہے جن کو دین کی دعوت دی

Scanned with CamScanner

گئے اور انہوں نے اس کے سامنے سرِ تسلیم خم
کیا۔ دینِ اللہ کی لازوال نعمتوں میں سے
ایک نعمت ہے جس پر عمل پیرا ہو کر انسان
دنیا و آخرت میں فلاح پا سکتا ہے۔ قرآن
میں بھی اللہ نے جاننے والوں کو نہ جاننے
والوں پر فوقیت دی ہے۔ چنانچہ ارشاد
ہوتا ہے:

"کیا جاننے اور نہ جاننے والے
برابر ہیں؟" (القرآن)

رحمتِ الٰہی کا نزول

انسان جب دعوتِ حق کا اقرار کر کے
مشرف بہ اسلام ہوتا ہے تو اللہ اُس کو بے پناہ
چیزوں سے نوازتا ہے جس میں سرِفہرست اُس
کی رحمت ہے۔ یہ رحمت اگر شاملِ حال ہو
تو نارِ نمرود کو بھی مومن کو نقصان
نہیں پہنچانے دیتی۔ اس بابت ارشاد ہوا:

"آج میں نے مکمل کر دیا تمہارے واسطے
تمہارا دین اور تم پر اپنی رحمت تمام
کر دی۔"
(القرآن
5:3)

عفو و درگزر اور صبر کا درس

دین ہی کی بدولت انسان میں عفو و درگزر کا جذبہ پیدا ہوتا ہے جو کہ صفتِ الٰہی بھی ہے۔ اس کے ذریعے انسان انتقام کی آگ میں نہیں بھڑکتا بلکہ اپنا معاملہ سپردِ خدا کر کے آگے بڑھ جاتا ہے۔ قرآن میں فرمایا گیا کہ اللہ معافی کو پسند کرتا ہے اسی طرح دین میں انسان کو مشکلات کا مقابلہ صبر سے کرنے کی تلقین کی گئی ہے اسے بتایا گیا ہے کہ اس وقتی بے آرامی کے بعد سکون ہے۔ ارشاد ہے:۔

إِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۞ (القرآن)

"بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔"

نیکی سے رغبت

انسان جب ان تمام عوامل پر عمل پیرا ہوتا ہے اور اُسے روزِ آخرت کی نوید سنائی جاتی ہے تو اُس کا جذبہ نیکی کی طرف مائل ہوتا ہے جب کہ ایک بے دین شخص کے لیے نیکی کرنے کا جذبہ مفقود ہو چکا ہوتا ہے۔ اسی بابت اللہ کا ارشاد ہوتا ہے:۔

Scanned with CamScanner

"مردوں کیلئے اُن کے اعمال کا حصہ ثابت ہے اور عورتوں کیلئے اُن کے اعمال کا۔" (القرآن)

گناہوں سے نفرت

دین جیسے نیکی سے رغبت دِلاتا ہے ویسے ہی گناہوں سے بچاؤ اور نفرت کا ذریعہ بھی پیدا کرتا ہے۔ دین دار شخص اللہ اور روزِ آخرت کے خوف سے راہِ راست پر رہتا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے:

"اللہ نے انسانیت پر احسان کیا جب اُس نے انہیں میں سے ایک رسول بھیجا جو اُن کو اللہ کی آیات پڑھ کر سناتا ہے۔" (القرآن)

آدابِ معاشرت و بندگی

دین اپنے پیروکاروں کو آدابِ معاشرت سکھانے کا بہترین ذریعہ ہے۔ ایک دین کے ماننے ایک طرح کا رسم و رواج، طور اطوار اور عبادات کا مجموعہ رکھتے ہیں۔ سابقہ جتنی تہذیبیں اپنے عروج پر پہنچیں سب کسی دین کی پیروکار تھیں۔

خلاصہ

الغرض دین انسانوں کی فلاح و بہبود کے لیے نازل کیا گیا جس پر عمل پیرا ہونے میں ہی انسان اور انسانیت کی فلاح پوشیدہ ہے۔

:- سوال نمبر "۳" :-

تعارف

حقوق کسی بھی معاشرہ کا اہم حصہ ہوتے ہیں۔ انہی پر معاشرے کا قیام ہوتا ہے اور یہ پورے پن سے عزت و تقدیس کا معاملہ فروغ پاتا ہے۔ تاریخ شاہد ہے کہ انسانی حقوق کی پامالی ہمیشہ جنگ و قتال کا باعث بنی ہے۔ لہٰذا اس اہمیت کے پیش نظر دین اسلام نے حقوق کا جامع نظام متعارف کروایا ہے۔

اسلام میں انسانی حقوق کا نظام

اسلام نے انسانی حقوق کو مختلف حصوں

میں تقسیم کیا ہے جو کہ درج ذیل ہیں،

حقوق

- حقوق اللہ
- حقوق العباد
  - بنیادی انسانی حقوق (مثلاً اولاد، خواتین وغیرہ کے)
  - غیر مسلموں کے حقوق

اسلام میں انسانی حقوق کے نظام کے چیدہ نکات ذیل میں پیش ہیں ۔

عالمگیریت

اسلام نے حقوق کے معاملے میں کسی شخص کو فراموش نہیں کیا حتیٰ کہ اقلیتوں اور پڑوسیوں کے بھی خاطر خواہ حقوق متعین کئے گئے ہیں تاکہ معاشرہ میں امن کا قیام یقینی بنایا جا سکے۔ ایک صحابی رض کا قول ہے کہ نبی ﷺ نے ہمسایوں کے حقوق کی اتنی تاکید کی کہ ہمیں خدشہ تھا کہ انہیں وراثت میں بھی حصہ دار قرار دیا جائیگا۔ حتیٰ کہ غیر مسلموں کے حقوق پر زور

دیئے ہوئے انہیں مذہبی آزادی دی اور فرمایا:

"جس مسلمان نے کسی ذمّی کو تنگ کیا میں قیامت کے روز اُس مسلمان کے خلاف ذمّی کی وکالت کروں گا۔" (حدیث)

روزِ محشر ناقابلِ معافی

حقوق العباد یعنی انسانی حقوق چونکہ بندوں کے آپس کا معاملہ ہے لہٰذا اللہ نے روزِ محشر ان کو معاف کرنے سے معذرت کی ہے یہاں تک کہ انسان خود معاف نہ کر دے جس کی حق تلفی کی گئی ہے۔

حضورؐ کا اسوۂ حسنہ

حقوق کے معاملہ میں مسلمانوں کو نبیؐ کی سیرت پر عمل کرنے کی تلقین کی گئی ہے اور اُن کے اسوہ کو قرآن مجید میں اسوۂ حسنہ یعنی بہترین اخلاق قرار دیا گیا ہے۔ حدیث میں ارشاد فرمایا:

"تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو اپنے گھر والوں کیلئے سب سے اچھا ہو، اور میں اپنے گھر والوں کیلئے سب سے اچھا ہوں۔" (الحدیث)

Scanned with CamScanner

حقِ زندگی

اسلام میں حقِ زندگی کو سب سے بنیادی حق گردانا گیا ہے۔ کیونکہ اگر زندگی برقرار رہے گی تبھی دیگر حقوق کی پاسداری ممکن ہے۔ اس بابت ہم نے والدین کو غربت کے ڈر سے بچوں کے قتل کو منع فرمایا ہے۔

دو طرفہ معاملہ

اسلام میں ہر شخص کے ساتھ حقوق کا معاملہ دو طرفہ رکھا گیا ہے یعنی ایک شخص کے حقوق و فرائض کو دوسرے کی ذمہ داری ٹھہرا قرار دیا گیا ہے۔ لہذا دو طرفہ معاملے سے اس کام میں آسانی ہو گئی ہے۔

اسلام میں عورتوں کی عظمت

اسلام میں عورتوں کو نہایت اعلیٰ مقام دیا گیا ہے۔ خاص طور پر خواتین کو وہ حقوق بھی دیے ہیں جہاں سابقہ ادیان یا تہذیبیں خاموش تھیں۔ ان حقوق کا احاطہ ذیل کی سطور میں کیا گیا ہے۔

Scanned with CamScanner

ماں کے روپ میں

"ماں" کی ہستی کو اسلام میں سب سے اعلیٰ مقام پر فائز کیا گیا ہے۔ ماں وہ ہستی ہے جس کی گود انسان کی پہلی درس گاہ کا درجہ رکھتی ہے۔ حضورؐ سے ایک مرتبہ دریافت کیا گیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! میرے حسن سلوک کا سب سے زیادہ حق دار کون ہے؟ تو اس کے جواب میں نبیﷺ نے پہلی تین دفعہ دہراتے جانے پر "ماں" فرمایا۔ ماں کی عظمت کے بارے ارشاد فرمایا۔

"جنت ماں کے قدموں تلے ہے۔" (حدیث)

یعنی ماں کی خدمت کے بغیر جنت کا حصول ناممکن قرار دیا گیا ہے۔ حضورؐ اپنی رضاعی ماں حضرت حلیمہ سعدیہؓ کے لیے ہمیشہ اپنی چادر زمین پر بچھایا کرتے تھے۔ ایک اور جگہ ارشاد فرمایا:

"اکثر میرا دل کرتا ہے کہ نماز لمبی کر دوں مگر جب کسی بچے کی رونے کی آواز آئے تو اس کی ماں کا سوچ کر نماز مختصر کر دیتا ہوں۔" (حدیث)

Scanned with CamScanner

بہن کے روپ میں

عورت کے بہن کے روپ میں بھی نبی ﷺ نے
حقوق کی پاسداری کی تلقین کرتے ہوئے
انہیں جائیداد میں حصہ دار قرار دیا ہے۔
(والدین کی جائیداد میں)

بیوی کے روپ میں

قرآن مجید میں میاں بیوی کو "لباس" قرار
دیتے ہوئے سابقہ ~~ ~~ اقوام کی روش
کے برخلاف انہیں خاوند کی وفات کے
بعد نہ صرف زندہ جلانے کی مخالفت
کی گئی ہے بلکہ انہیں جائیداد میں بھی
حصہ دار بنایا ہے۔ خاوند کی وفات کے
بعد اولاد سے پہلے بیوی کو اس کا شرعی
حصہ (کل کا ۱/۸) دیا جاتا ہے۔
قرآن میں فرمایا گیا:

"یہ اللہ کی نشانیوں میں سے
ہے کہ اس نے تمھارے لیے تمھارے
جوڑے بنا دیے تاکہ تم ان سے
سکون حاصل کرو" (القرآن)

Scanned with CamScanner

بیٹی کے روپ میں

دورِ جہالت کی روایات کے خلاف بیٹیوں کو زندہ درگور کرنے کی سخت مخالفت کی گئی ہے۔ حضور ﷺ کو خود اپنی سب سے چھوٹی بیٹی حضرت فاطمہؓ سے اس قدر لگاؤ تھا کہ آپ ﷺ نے حضرت فاطمہؓ کو جنت میں عورتوں کی سردار قرار دیا۔ اسی بابت بیٹیوں کی کفالت کے ضمن میں حدیث ہے:

"جس شخص نے اپنی دو بیٹیوں کی (اپنے حالات کے مطابق) کفالت کی وہ اور میں اس طرح (ہاتھ کی دو انگلیوں) قریب ہوں گے۔" (الحدیث)

خلاصہ

الغرض اسلام نے انسانی حقوق کا جامع نظام پیش کرتے ہوئے خواتین کو نہایت اعلیٰ حقوق عطا فرمائے ہیں اور ان کو پورا کرنے کی سختی سے تلقین بھی کی گئی ہے۔

Scanned with CamScanner

سوال نمبر "۴" :-

تعارف

اللہ نے اپنے حبیبﷺ کی اُمت کو قرآن اور نبیﷺ کی سنت کے ساتھ دُنیا میں بھیجا، اپنی رحمت شاملِ حال کی تاکہ وہ اب اس مشن کو دُنیا کے باقی کونوں میں پہنچائے مگر وہ باہم تفرقے کا شکار ہو کر غیر مسلموں کے عتاب کا نشانہ بن گئی اور آج کئی سنگین مسائل سے دوچار ہے۔ بقول الطاف حسین حالی:

اے خاصۂ خاصانِ رسل وقتِ دعا ہے
کہ اُمت پہ تیری مشکل وقت آکر پڑا ہے

درپیش چیلنجز

تشخص کا فقدان

اُمتِ مسلمہ بذاتِ واحد الگ تشخص کے فقدان (identity crisis) کا شکار ہے۔ اُمت کو اپنے خاص الامم ہونے اور اپنے آنے کا مقصد ہی فراموش ہو گیا ہے۔

شدت پسندی کا رجحان

امت اپنے بعض ملکی فرمانرواؤں کی
پالیسیوں کی بدولت شدت پسندی کا شکار
ہو گئی ہے اور عفو و درگزر کا دامن ہاتھ سے
چھوٹ گیا ہے۔

دنیاوی علم کی کمی

امت نے جب سے دین کی خدمت چھوڑی
ہے تب اللہ کی رحمت سے دور ہونے کے سبب
دنیا کی ساری دنیاوی سے بھی محروم ہو گئی
ہے۔ جو رفتار کی اب تمام سائنسی ترقیات
غیر مسلموں کے ہاتھوں وقوع پذیر ہوتی ہیں۔

غیر مسلموں کی یلغار کا شکار

باہم تفرقوں کا شکار ہو کر امت غیر مسلموں
کے عتاب کا نشانہ بن چکی ہے۔ مثلاً
کشمیر، فلسطین، چین وغیرہ میں مسلمانوں
کی حالت ابتر ہے۔

فرقہ واریت

امت نے قرآن اور خدائے واحد کی بندگی
لیجیے حصوں میں کر کے چھوڑ دی ہے تو اس کا
حال بھی احادیث کے مصداق سابقہ
امتوں والا ہوا جو فرقوں میں بٹ چکی

Scanned with CamScanner

تھیں۔

مسائل کا حل

قرآن کی طرف رجوع

اس امر کو مسلمانوں کی یکجہتی کا بہترین ذریعہ قرار دیا گیا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے:

"اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقے میں نہ پڑو۔" (القرآن)

امر بالمعروف ونہی عن المنکر

امت کو مسلسل اچھائی کا حکم اور برائی سے روکنا چاہیے۔

دین سے دوری

دین سے دوری مسلمانوں کی پستی کی سب سے اہم وجہ ہے۔ مثال کے طور پر اقبال نے فرمایا:

؎ جُدا ہو دیں سیاست سے تو رہ جاتی ہے چنگیزی

دیگر

علاوہ ازیں، مسلمان جہاد کے ذریعے
امت کو متحد کر کے کھویا ہوا مقام حاصل کر سکتے
ہیں۔ اس کے علاوہ دیگر مذاہب کو بھی
احترام کی نظر سے دیکھنا ہوگا اور اپنے
سے دیگر فرقوں کے علماء کا تقدس بھی
لازم ہے۔

خلاصہ

الغرض قرآن کو صحیح معنوں میں عمل کر
کے مسلم امت کے مسائل کو حل کیا جا سکتا
ہے۔